امام العصر مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ

اللہ کی حاکمیت

لوگ دنیا میں سینکڑوں قوموں کے محکوم ہیں۔ ماں باپ کے محکوم ہیں، دوست واحباب کے محکوم ہیں، اُستاد اور مُرشد کے محکوم ہیں۔ امیروں، حاکموں اور بادشاہوں کے محکوم ہیں۔ اگر چہ وہ دنیا میں بغیر کسی زنجیر اور بیڑی کے آئے تھے مگر دُنیا نے اُن کے پاؤں میں بہت سی بیڑیاں ڈال دی ہیں۔

لیکن مومن و مسلم ہستی وہ ہے جو صرف ایک ہی کی محکوم ہے۔ اس کے گلے میں محکومی کی ایک بوجھل زنجیر ضرور ہے۔ پر مختلف سمتوں میں کھینچنے والی بہت سی ہلکی زنجیریں نہیں ہیں۔ وہ ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتا ہے، کیوں کہ اس کے ایک ہی حاکم نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ وہ دوستوں سے محبت رکھتا ہے، کیونکہ اسے رفیقوں اور ساتھیوں کے ساتھ سچے برتاؤ کی تلقین کی گئی ہے۔ وہ اپنے سے ہر بزرگ اور ہر بڑے کا ادب ملحوظ رکھتا ہے، کیوں کہ اس کے ادب آموز حقیقی نے اسے ایسا ہی بتایا ہے۔ وہ بادشاہوں اور حاکموں کا حکم بھی مانتا ہے، کیوں کہ حاکموں کے ایسے حکموں کے ماننے سے اسے نہیں روکا گیا ہے جو اس کے حاکم حقیقی کے حکموں کے خلاف نہ ہوں۔ وہ دنیا کے ایسے بادشاہوں کی اطاعت بھی کرتا ہے جو اس کی آسمانی بادشاہت کی اطاعت کرتے ہیں، کیوں کہ اسے تعلیم دی گئی ہے کہ وہ ہمیشہ ایسا ہی کرے، لیکن یہ سب کچھ جو وہ کرتا ہے تو اس لیے نہیں کرتا کہ ان سب کے اندر کوئی حکم مانتا اور ان کو جھکنے کی جگہ سمجھتا ہے۔ بلکہ صرف اس لیے کہ اطاعت ایک ہی کے لیے ہے اور حکم صرف ایک ہی کا ہے۔ جب اس ایک ہی حکم دینے والے نے ان سب باتوں کا حکم دے دیا تو ضرور ہے کہ خدا کے لیے ان سب بندوں کو بھی مانا جائے اور اللہ کی اطاعت کی خاطر وہ اس کے بندوں کا بھی مطیع ہو جائے۔

پس فی الحقیقت دنیا میں ہر انسان کے لیے بے شمار حاکم اور بہت سی جھکانے والی قوتیں ہیں، لیکن مومن کے لیے صرف ایک ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں۔ وہ صرف اس کے آگے جھکتا ہے اور صرف اسی کو مانتا ہے۔ اس کی اطاعت کا حق صرف ایک ہی کو ہے۔ اس کی پیشانی کے جھکنے کی چوکھٹ ایک ہی ہے اور اس کے دل کی خریداری کے لیے بھی ایک ہی خریدار ہے وہ اگر دنیا میں کسی دوسری ہستی کی اطاعت کرتا بھی ہے تو صرف اسی ایک کے لیے، اس لیے اس کی بہت سی اطاعتیں بھی اس ایک ہی اطاعت میں شامل ہو جاتی ہے۔

مقصودِ ما ز دیر و حرم جز حبیب نیست

ہر جا کنیم سجدہ بداں آستاں رسد

حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانے میں اپنے ساتھیوں سے کیا پوچھا تھا؟

اَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ؟ ''بہت سے معبود بنالینا بہتر ہے یا ایک ہی قہار و مقتدر خدا کو پوجنا''؟ یہی وہ خلاصہ ایمان و اسلام ہے جس کی ہر مومن و مسلم کو قرآنِ کریم کی تعلیم دی ہے۔

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ ''تمام جہان میں اللہ کے سوا کوئی نہیں جس کی حکومت ہو۔ اس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس کے سوا اور کسی کو نہ پوجیں اور نہ کسی کو اپنا معبود بنائیں''۔ یہی ''دینِ قیم'' جس کی پیروی کا حکم دیا گیا: ذَالِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۔ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْن ۔ حدیث صحیح یہ ہے کہ فرمایا: لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ ۔ ترجمہ: جس بات کے ماننے میں خدا کی نافرمانی ہو اس میں کسی بندے کی فرماں برداری نہ کرو (بخاری و مسلم)

اسلام نے یہ کہہ کر فی الحقیقت ان تمام ما سویٰ اللہ اطاعتوں اور فرماں برداریوں کی بندشوں سے مومنوں کو آزاد و حُر کامل کر دیا جن کی بیڑیوں سے تمام انسانوں کے پاؤں بوجھل ہو رہے تھے۔ اور اس ایک ہی جملہ میں انسانی اطاعت اور پیروی کی حقیقت اس وسعت اور احاطہ کے ساتھ سمجھا دی کہ اس کے بعد اور کچھ باقی نہ رہا۔ یہی ہے جو اسلامی زندگی کا دستور العمل ہے اور یہی ہے جو مومن کے تمام اعمال و اعتقادات کی ایک مکمل تصویر ہے۔ اس تعلیم الٰہی نے بتلا دیا ہے کہ جتنی اطاعتیں، جتنی فرماں برداریاں، جتنی وفاداریاں اور جس قدر بھی تسلیم و اعتراف ہے صرف اسی وقت تک کے لیے ہے جب تک کہ بندے کی بات ماننے سے خدا کی بات نہ جاتی ہو اور دنیا والوں کے وفادار بننے سے خدا کی حکومت کے آگے بغاوت نہ ہوتی ہو لیکن اگر کبھی ایسی صورت پیش آ جائے کہ اللہ اور اس کے بندوں کے احکام میں مقابلہ آ پڑے تو پھر تمام اطاعتوں کا خاتمہ، تمام عہدوں اور شرطوں کی شکست، تمام رشتوں اور ناطوں کا انقطاع اور تمام دوستیوں اور محبتوں کا اختتام ہے۔ اس وقت نہ تو حاکم، حاکم ہے، نہ بادشاہ بادشاہ، نہ باپ باپ ہے۔ نہ بھائی بھائی۔ سب کے آگے تمرّد، سب کے ساتھ انکار، سب کے سامنے سرکشی، سب کے ساتھ بغاوت پہلے جس قدر نرمی تھی اتنی ہی اب سختی چاہیئے۔ پہلے جس قدر اعتراف تھا اتنا ہی اب تمرّد چاہیے۔ پہلے جس قدر فرماں برداری تھی اتنی ہی اب نافرمانی مطلوب ہے۔ پہلے جس قدر جھکاؤ تھا اتنا ہی اب غرور ہے، کیوں کہ رشتے کٹ گئے اور عہد توڑ ڈالے گئے رشتہ دراصل ایک ہی تھا اور سب رشتے اسی ایک رشتے کی خاطر تھے۔ حکم ایک ہی تھا اور یہ سب اطاعتیں اسی ایک ہی اطاعت کے لیے تھیں۔ جب ان کے ماننے میں اس سے انکار اور ان کی وفاداری میں اس سے بغاوت ہونے لگی تو جس کے حکم سے رشتہ جوڑا تھا۔ اسی کی تلوار نے کاٹ بھی دیا اور اس کے ہاتھ نے ملایا تھا اسی کے ہاتھ نے الگ بھی کر دیا۔

لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ ۔ سردرِکائنات اورسیّدالمرسلین ﷺ سے بڑھ کر مسلمانوں کا کون آقا ہوسکتا ہے،لیکن خود انہوں نے بھی جب عقبہ میں انصار سے بیعت لی تو فرمایا کہ والطّاعۃ فی معروفٍ میری اطاعت تم پر اسی وقت تک کے لیے واجب ہے جب تک کہ میں تم کو نیکی کا حکم دوں ۔ جب اس شہنشاہِ کونین کی اطاعت مسلمانوں پر نیکی ومعروف کے ساتھ مشروط ہے تو پھر دنیا میں کون بادشاہ،کون سی حکومت، کون سے پیشوا،کون سے رہنما اور کون سی قوتیں ایسی ہوسکتی ہیں جن کی اطاعت ظلم وعدوان کے بعد بھی ہمارے لیے باقی رہے؟

آدمؑ کی اولاد، دو کی محکوم نہیں ہوسکتی ۔ وہ ایک سے ملے گی دوسرے کو چھوڑے گی ۔ ایک سے جُڑے گی دوسرے سے کٹے گی ۔ پھر خدارا مجھے بتلاؤ کہ ایک مومن کس کو چھوڑے گا اور کس سے ملے گا؟ ایک ملک کے دو باشاہ نہیں ہوسکتے ۔ ایک باقی رہے گا۔ پھر مجھے بتلاؤ کہ مومن کی اقلیم دل کس کی بادشاہت قبول کرے گی؟ کیا وہ اس سے ملے گا جس کی حالت یہ ہے:

وَیَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَاللّٰهُ بِهٖ اَنْ یُّوْصَلَ. ''خدا نے جس کو جوڑنے اور ملانے کا حکم دیا ہے، وہ اسے توڑتے اور جُدا کرتے ہیں''۔

کیا اس کی بادشاہت قبول کرے گا جس حالت کی تصویر یہ ہے کہ؟:

وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ

''وہ دنیا میں فتنہ وفساد پھیلاتے ہیں اور انجامِ کار وہی ناکام ونامراد ہیں گے''۔

اور کیا اس کی بادشاہت سے گردن موڑے گا جو پکارتا ہے کہ:

یَآاَیُّهَاالْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ.

''اے غافل انسان! کیا ہے جس کے گھمنڈ نے تجھے اپنے مہربان اور پیار کرنے والے آقا سے سرکش بنا دیا ہے''؟

مگر آہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟

کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَکُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ.

''تم اس شہنشاہِ حقیقی کی حکومت سے کیوں کر انکار کروگے جس نے تمہیں اس وقت زندہ کیا جب کہ تم مردہ تھے ۔ وہ تم پر پھر موت طاری کرے گا۔اس کے بعد دوبارہ زندگی بخشے گا پھر تم سب اسی کے پاس بلا لیے جاؤ گے''۔

دنیا اور اس کی بادشاہیاں فانی ہیں ان کے جبروت وجلال کو ایک دن مٹنا ہے خدائے منتقم وقہار کے بھیجے ہوئے فرشتہ ہائے عذاب، انقلاب وتغیرات کے حربے لے کر اترنے والے ہیں ۔ ان کے قلعے مسمار ہوجائیں گے ۔ ان کی تلواریں کند ہو جائیں گی ۔ ان کی فوجیں ہلاک ہوں گی ۔ ان کی توپیں ان کو پناہ نہ دیں گی ان کے خزانے ان کے کام نہ آئیں گے ۔ ان کی طاقتیں نیست ونابود کردی جائیں گی ۔ ان کا تاجِ غرور ان کے سر سے اتر جائے گا ان کا تختِ جلال وعظمت واژگون

نظر آئے گا: يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰئِكَةُ تَنْزِيْلًا. اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا. اور جس دن آسمان ایک بادل کے ٹکڑے پر سے پھٹ جائے اور اس بادل کے اندر سے فرشتے جوق در جوق اتارے جائیں گے۔ اس دن کسی کی بادشہت باقی نہ رہے گی صرف خدائے رحمٰن ہی کی حکومت ہوگی اور یاد رکھو کہ وہ دن کافروں کے لیے بہت ہی سخت دن ہوگا۔

پھر اس دن جب کہ ربُّ الْاَفْواج اپنے ہزاروں ہزار قدسیوں کے ساتھ نمودار ہوگا اور مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کا نقیب پکارے گا۔ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ. لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ. آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟ کسی کی نہیں صرف خدائے واحد وقہار کی۔

تو اس وقت کیا عالم ہوگا ان انسانوں کا جنھوں نے بادشاہِ ارض وسما کو چھوڑ کر مٹی کے تودوں کو اپنا بادشاہ بنالیا ہے اور ان کے حکموں کی اطاعت کو خدا کے حکموں کی اطاعت پر ترجیح دیتے ہیں؟ آہ اس دن وہ کہاں جائیں گے جنھوں نے انسانوں سے صلح کرنے کے لیے خدا سے جنگ کی اور اپنے اس ایک ہی آقا کو ہمیشہ اپنے سے روٹھا ہوا رکھا۔ وہ پکاریں گے پر جواب نہ دیا جائے گا۔ وہ فریاد کریں گے پر سنی نہ جاوے گی۔ وہ توبہ کریں گے پر قبول نہ ہوگی، وہ نادم ہوں گے پر ندامت کام نہ آوے گی۔

اے انسان اس دن کے لیے تجھ پر افسوس ہے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ.

"ان سے کہا جائے گا کہ اب اپنے ان خداوندوں اور حاکموں کو پکارو۔"

جن کو تم خدا کی طرح مانتے تھے اور خدا کی طرح ان سے ڈرتے تھے۔ وہ پکاریں گے پر کچھ جواب نہ پائیں گے

پس وہ معلمِ الٰہی وہ داعیِ ربانی وہ مُبَشِّر ومُنذِر وہ رحمۃ للعالمین وہ محبوب ربّ العلمین، وہ سلطان کونین آگے بڑھے گا اور حضورِ خداوندی میں عرض کریگا:

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا.

ترجمہ: "اے پروردگار! افسوس ہے کہ میری امت نے قرآن کی ہدایتوں اور تعلیموں پر عمل نہ کیا اور اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیا۔ اسی کا یہ نتیجہ ہے جو وہ آج بھگت رہے ہیں"۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

پس سفر سے پہلے زادِ راہ کی فکر کرلو اور طوفان سے پہلے کشتی بنالو، کیوں کہ سفر نزدیک ہے اور طوفان کے آثار ظاہر ہوگئے ہیں۔ جن کے پاس زادِ راہ نہ ہوگا۔ وہ بھوکے مریں گے اور جن کے پاس کشتی نہ ہوگی وہ سیلاب میں غرق ہوجائیں

گے، جب تم دیکھتے ہو مطلع غبار آلود ہوا اور دن کی روشنی بدلیوں میں چھپ گئی تو تم سمجھتے ہو کہ برق و باراں کا وقت آ گیا۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ دنیا کی امن و سلامتی کا مطلع غبار آلود ہو رہا ہے۔ دین الٰہی کی روشنی ظلمت اور کفر وطغیان میں چھپ رہی ہے مگر تم یقین نہیں کرتے کہ موسم بدلنے والا ہے اور تیار نہیں ہوتے کہ انسانی بادشاہتوں سے کٹ کر خدا کی بادشاہت کے مطیع ہو جاؤ۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ وہ خدا کے تختِ جلال کی منادی پھر بلند ہو اور اس کی زمین صرف اسی کے لیے ہو جائے حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَۃٌ وَّ یَکُوْنَ الدِّیْنُ لِلّٰہ

آہ! ہم بہت سو چکے اور غفلت و سرشاری کی انتہا ہو چکی۔ ہم نے اپنے خالق سے ہمیشہ غرور کیا۔ لیکن مخلوق کے سامنے کبھی بھی فروتنی سے نہ شرمائے، ہمارا وصف یہ بتلایا گیا ہے کہ:

اَذِلَّۃٌ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّۃٌ عَلَی الْکَافِرِیْنَ

''مومنوں کے ساتھ نہایت عاجز و نرم مگر کافروں کے مقابلے میں نہایت مغرور و سخت''۔

ہمارے اسلاف کرام کی یہ تعریف کی گئی تھی کہ:

اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ ''کافروں کے لیے نہایت سخت ہیں پر آپس میں نہایت رحم والے اور مہربان''۔

پر ہم نے اپنی تمام خوبیاں گنوا دیں اور دنیا کی مغضوب قوموں کی تمام برائیاں سیکھ لیں۔ ہم اپنوں کے آگے سرکش ہو گئے اور غیروں کے سامنے ذلت سے جھکنے لگے۔ ہم نے اپنے پروردگار کے آگے دست سوال نہیں بڑھایا، لیکن بندوں کے دستر خوان کے گرے ہوئے ٹکڑے چننے لگے۔ ہم نے شہنشاہِ ارض و سما کی خداوندی سے نافرمانی کی، لیکن زمین کے چند جزیروں کے مالکوں کو اپنا خداوند سمجھ لیا۔ ہم پورے دن میں ایک بار بھی خدا کا نام ہیبت اور خوف کے ساتھ نہیں لیتے، پر سینکڑوں مرتبہ اپنے غیر مسلم حاکموں کے تصور سے لرزتے اور کانپتے رہتے ہیں:

یَا اَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ فَعَدَلَکَ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّاشَآءَ رَکَّبَکَ کَلَّا بَلْ تُکَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ. وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِیْنَ. کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ. اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ. وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ. یَّصْلَوْنَھَا یَوْمَ الدِّیْنِ. وَمَا ھُمْ عَنْھَا بِغَائِبِیْنَ وَ مَآ اَدْرٰکَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ. ثُمَّ مَآ اَدْرٰکَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ. یَوْمَ لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا. وَ الْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِّلّٰہ

ترجمہ: اے سرکش انسان! کس چیز نے تجھے اپنے مہربان اور محبت کرنے والے پروردگار کی جناب میں گستاخ کر دیا ہے؟ وہ کہ اس نے تجھے پیدا کیا، تیری ساخت درست کی، تیری خلقت کو اعتدال بخشا اور جس صورت میں چاہا تیری شکل کی ترکیب کی۔ پھر یہ کس کی وفاداری ہے۔ جس نے تجھے اس سے باغی بنا دیا ہے؟ نہیں اصل یہ ہے کہ تمہیں اس کی حکومت کا یقین ہی نہیں۔ حالانکہ تم پر اس کی طرف سے ایسے بزرگ نگرانِ کار متعین ہیں، جو تمہارے اعمال کا ہر آن حساب کرتے

رہتے ہیں اور تمہارا کوئی فعل بھی ان کی نظر سے پوشیدہ نہیں۔ یاد رکھو کہ ہم نے ناکامی اور کامیابی کی ایک تقسیم کردی ہے خدا کے اطاعت گذار بندے عزت و مراد اور فتح و کامرانی کے عیش و نشاط میں رہیں گے اور بدکار و نافرمان خدا کی بادشاہی کے دن نامرادی و ہلاکت کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ جس سے کبھی نکل نہ سکیں گے۔ یہ خدا کی بادشاہی کا دن کیا ہے؟ وہ دن جس میں کوئی کسی کے لیے کچھ نہ کر سکے گا اور صرف خدا ہی کی اس دن حکومت ہوگی۔

اس سے پہلے کہ خدا کی بادشاہی کا دن نزدیک آئے کیا بہتر نہیں کہ اس کے لیے ہم اپنے تئیں تیار کرلیں؟ تاکہ جب اس کا مقدس دن آئے گا تو ہم یہ کہہ کر نکال نہ دیئے جائیں کہ تم نے غیروں کی حکومت کے آگے خدا کی حکومت کو بھلا دیا۔ جاؤ کہ آج خدا کی بادشاہت میں بھی تم بالکل بھلا دیئے گئے ہو:

لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِيْنَ.

وَ قِيْلَ الْيَوْمَ نَنْسَاكُمْ كَمَا نَسِيْتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمَاْوٰكُمُ النَّارُ وَمَالَكُمْ مِنْ نّٰصِرِيْنَ ـ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا، وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُوْنَ مِنْهَا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ. اور اس وقت ان سب سے کہا جائے گا کہ جس طرح تم نے اس دن کی حکومتِ الٰہی کو بھلا دیا تھا آج ہم بھی تم کو بھلا دیں گے تمہارا ٹھکانہ آگ کے شعلے ہیں اور کوئی نہیں کہ جو تمہارا مددگار ہو۔ یہ اس کی سزا ہے کہ تم نے خدا کی آیتوں کی ہنسی اُڑائی اور دنیا کی زندگی اور اس کے کاموں نے تجھے دھوکہ میں ڈالے رکھا۔ پس آج نہ تو عذاب سے تم نکالے جاؤ گے، اور نہ ہی تمہیں اس کا موقع ملے گا کہ توبہ واستغفار کر کے خدا کو منالو۔ کیوں کہ اس کا وقت تم نے کھو دیا۔

آج خدا کی حکومت اور انسانی بادشاہتوں میں ایک سخت جنگ بپا ہے۔ شیطان کا تخت زمین کے سب سے بڑے حصے پر بچھا دیا گیا ہے۔ اس کے گھرانے کی وراثت اس کے پوجنے والوں میں تقسیم کردی گئی ہے اور ''دجّال'' کی فوج ہر طرف پھیل گئی ہے۔ یہ شیطانی بادشاہتیں چاہتی ہیں کہ خدا کی حکومت کو نیست و نابود کر دیں۔ ان کی داہنی جانب دنیوی لذتوں اور عزتوں کی ایک ساحرانہ جنت ہے اور بائیں جانب جسمانی تکلیفوں اور عقوبتوں کی ایک دکھائی دینے والی جہنم بھڑک رہی ہے۔ جو فرزندِ آدم خدا کی بادشاہت سے انکار کرتا ہے یہ دجّال کفر وظلمت اس پر اپنی جادو کی جنت کا دروازہ کھول دیتے ہیں کہ حق پرستوں کی نظر میں فی الحقیقت خدا کی لعنت اور جہنم کی پھٹکار ہے لَابِثِيْنَ فِيْهَا اَحْقَابًا. لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا. اور جو خدا کی بادشاہت کا اقرار کرتے ہیں ان کو اپنی ابلیسی عقوبتوں اور جسمانی سزاؤں کی جہنم میں دھکیل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْا اٰلِهَتَكُمْ. مگر فی الحقیقت سچائی کے عاشقوں اور راستبازی کے پرستاروں کے لیے وہ جہنم، جہنم نہیں ہے، لذّتوں اور راحتوں کی ایک جنت النعیم ہے، کیونکہ ان کے لسان ایمان وایقان کی صداء ہے کہ: فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ. اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا. اِنَّا

اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا.

اے دنیوی سزاؤں کی طاقت پر مغرور ہونے والے بادشاہ! تو جو کچھ کرنے والا ہے کر گزر! تُو صرف دنیا کی اس زندگی اور گوشت اور خون کے جسم ہی پر حکم چلا سکتا ہے بس چلا۔ دیکھ! ہم تو اپنے پروردگار پر ایمان لا چکے ہیں تا کہ ہماری خطاؤں کو معاف کرے۔ تیری دنیاوی سزائیں ہمیں اس کی راہ سے باز نہیں رکھ سکتیں۔

جب کہ یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور زمین کے ایک خاص ٹکڑے ہی میں نہیں بلکہ اس کے ہر گوشے میں آج یہی مقابلہ ہے۔ تو بتلاؤ پرستارانِ دینِ حنیفی ان دجّاجِ کفر شیطنت اور اس حکومت وامرِ الٰہی میں سے کس کا ساتھ دیں گے؟ کیا ان کو اس آگ کے شعلوں کا ڈر ہے جو دجّال کی حکومت اپنے ساتھ ساتھ سلگاتی آتی ہے لیکن کیا ان کو معلوم نہیں کہ ان کا مُورثِ اعلیٰ کون تھا؟ دینِ حنیف کے اوّلین بانی نے بابل کی ایک ایسی ہی سرکش حکومت کے مقابلے میں خدا کی حکومت کو ترجیح دی اور اسے آگ میں ڈالنے کے لیے شعلے بھڑکائے گئے پر اس کی نظر میں ہلاکت کے وہ شعلے گلزارِ بہشت کے شگفتہ پھول تھے قُلْنَا یَانَارُ کُوْنِی بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ.

کیا ان کے دل میں دنیوی لذتوں اور عزتوں کی اس جھوٹی جنت کی طمع پیدا ہوگئی ہے جس کے فریبِ باطل سے یہ جنود شیطانی انسانی روح کو فتنہ میں ڈالنا چاہتی ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا انہیں خبر نہیں کہ مصر کا بادشاہ حکومت الٰہی کا منکر ہو کر اپنی عظیم الشان گاڑیوں اور بڑی بڑی رتھوں سے اور اس ملک سے جس پر اسے ''ربِّ اعلیٰ'' ہونے کا گھمنڈ تھا۔ کتنے دن متمتع ہو سکا؟

اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا یَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ یُذَبِّحُ اَبْنَآءَ هُمْ وَیَسْتَحْیٖ نِسَآءَ هُمْ اِنَّهٗ کَانَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ. وَنُرِیْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِی الْاَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِیْنَ. وَنُمَکِّنَ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَ نُرِیَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَ هُمَا مِنْهُمْ مَا کَانُوْا یَحْذَرُوْنَ۔

ترجمہ: ''فرعون ارضِ مصر میں بہت ہی بڑھ چڑھ کر نکلا تھا۔ اس نے ملک کے باشندوں میں تفریق پیدا کر کے الگ الگ گروہ قرار دے رکھے تھے۔ ان میں سے ایک گروہ نے بنی اسرائیل کو اس قدر کمزور و بے بس سمجھ رکھا تھا کہ ان کے فرزندوں کو قتل کرتا اور ان کے اغراض و ناموس کو برباد کرتا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ زمین کے مفسدوں میں سے بڑا ہی مفسد تھا لیکن بایں ہمہ ہمارا فیصلہ یہ تھا کہ جو قوم اس کے ملک میں سب سے زیادہ کمزور سمجھی گئی تھی۔ اسی پر احسان کریں۔ اسی قوم کے لوگوں کو وہاں کی سرداری و ریاست بخشیں۔ انہیں کو وہاں کی سلطنت کا وارث بنائیں اور انہی کی حکومت کو تمام ملک میں قائم کرا دیں۔ اس سے ہمارا مقصد یہ تھا کہ فرعون و ہامان اور اس کے لشکر کو جس ضعیف قوم کی

طرف سے بغاوت وخروج کا کھٹکا لگا رہتا تھا۔اسی کے ہاتھوں ان کے ظلم واستبداد کا نتیجہ ان کے آگے آئے''۔

مسلمانو! کیا متاعِ آخرت بیچ کر دنیا کے چند خزف ریزوں پر قناعت کی خواہش ہے؟ کیا اللہ کی حکومت سے باغی رہ کر دنیا کی حکومتوں سے صلح کرنے کا ارادہ ہے؟ کیا نقد حیاتِ ابدی بیچ کر معیشتِ چندروزہ کا سامان کر رہے ہو؟ کیا تمہیں یقین نہیں کہ: مَاهٰذِهِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّالَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَّاِنَّ الدَّارَالْاٰخِرَۃَلَهِیَ الْحَیَوَانَ. یہ دنیا کی زندگی (جو تعلقِ الٰہی سے خالی ہے) اِس کے سوا اور کیا ہے کہ فانی خواہشوں کے بہلانے کا ایک کھیل ہے؟ اصلی زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے جس کے لیے اس زندگی کو تیار کرنا چاہیے۔

اگر تم صرف دنیا ہی کے طالب ہو جب بھی تم اپنے خدا کو نہ چھوڑو، کیونکہ وہ دنیا اور آخرت دونوں بخشنے کے لیے تیار ہے، تم کیوں صرف ایک ہی پر قناعت کرتے ہو:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَاللهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَۃِ.

''جو شخص دنیا کی بہتری کا طالب ہے، اس سے کہہ دو کہ صرف دنیا کے لیے ہی کیوں ہلاک ہوتا ہے؟ حالانکہ خدا تو دین اور آخرت دونوں کی بہتری دے سکتا ہے۔ وہ خدا کے پاس آئے اور آخرت کے ساتھ دنیا کو بھی لے''۔

مسلمانو! پکارنے والا پکار رہا ہے کہ اب بھی خدائے قدوس کی سرکشی ونافرمانی سے باز آجاؤ اور بادشاہِ ارض وسما کو اپنے سے روٹھا ہوا نہ چھوڑو۔ جس کے روٹھنے کے بعد زمین وآسمان کی کوئی ہستی بھی تم سے من نہیں سکتی! اس سے بغاوت نہ کرو بلکہ دنیا کی تمام طاقتوں سے باغی ہو کر صرف اسی کے وفادار ہو جاؤ۔ پھر کوئی ہے جو اس آواز پر کان دھرے؟ فَهَلْ مِنْ مُّسْتَمِعٌ؟

آسمانی بادشاہت کے ملائکہ مکرمین اور قدسیان مقربین اپنے نورانی پروں کو پھیلاتے ہوئے اس راست باز روح کو ڈھونڈ رہے ہیں جو مخلوق کی بادشاہت چھوڑ کر خالق کی حکومت میں بسنا چاہتی ہے۔ کون ہے جو اس پاک مسکن کا طالب ہو اور پاک بازوں کی طرح پکار اٹھے:

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْعَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ. رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادِ.

ترجمہ: ''اے ہمارے حقیقی بادشاہ! ہم نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو تیری بادشاہت کی آواز دے رہا تھا۔ اے ہمارے ایک ہی بادشاہ! ہم نے تیری بادشاہت قبول کی۔ پس ہمارے گناہ معاف کر، ہمارے عیوب پر پردہ ڈال! اپنے نیک بندوں کی معیت میں ہمارا خاتمہ کر۔ تو نے اپنے منادی کرنے والوں کی زبانی ہم سے جو وعدے کئے تھے وہ پورے کر اور اپنی بادشاہت میں ہمیں ذلیل ورسوا نہ کر کہ تو اپنے وعدوں سے کبھی نہیں ٹلتا''۔